رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(ب) حفظِ قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَ قَالَ
الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥
يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **تجوید کے اصولوں پر مبنی آڈیو یا ریکارڈنگ سنیں اور مشق کریں۔**

طلبہ کو معروف قاری کی آواز میں سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کی تلاوت کی آڈیو سنوائیں۔ طلبہ کو ہدایت دیں کہ دوران تلاوت وہ اپنی کتاب سے سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے ہر حرف، لفظ اور آیت کو قاری کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں۔

طلبہ کو قواعد تجوید اور رموزِ او قاف سے آگاہ کیجیے۔

رموزِ اَوقافِ قُرآنِ مجید

ہر زبان کے اہل زباں جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں، کہیں زیادہ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں، جن کو رموز او قاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

۞	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لگا دیتے ہیں۔ یہ حقیت میں گول (ت) جو بصورت (ۃ) لکھی جاتی ہے۔ اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے، اب (ۃ) تو نہیں لکھی جاتی۔ چھوٹا سا دائرہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اسکو آیت کہتے ہیں۔ دائرہ پر اگر کوئی اور علامت نہ ہو تو رک جائیں ورنہ علامت کے مطابق عمل کریں۔
۞۵	یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس موقع پر غیر کوفیین کے نزدیک آیت ہے۔ وقف کریں تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کا حکم بھی وہی ہے جو دائرہ کا ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

﴿م﴾	یہ وقف لازم کی علامت ہے۔یعنی یہاں ٹھہرنا ضروری ہے،ورنہ کلام کے مفہوم کے خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ ہے۔
﴿ط﴾	وقف مطلق کی علامت ہے۔اس پر ٹھہرنا چاہیے۔یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔
﴿ج﴾	وقف جائز کی علامت ہے۔یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
﴿ز﴾	علامت وقف مجوّز کی ہے۔یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
﴿ص﴾	علامت وقف مرخص کی ہے۔یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔معلوم رہے کہ (ص) پر ملا کر پڑھنا (ز) کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
﴿صلے﴾	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
﴿ق﴾	قبل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
﴿صل﴾	قَدیوصل کا مخفف ہے۔یہاں ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں۔بوقت ضرورت وقف کر سکتے ہیں۔
﴿قف﴾	یہ لفظ قف ہے۔جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے،جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
﴿س﴾ یا ﴿سکتہ﴾	سکتہ کی علامت ہے۔یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
﴿وقفہ﴾	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑیں۔سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے،وقفہ میں زیادہ۔
﴿لا﴾	لا کے معنی نہیں کے ہیں۔یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔عبارت کے اندر ہو تو ہر گز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔
﴿ک﴾	کذلک کا مخفف ہے،اس سے مراد ہے کہ جو رمز اس سے پہلی آیت میں آچکی ہے،اس کا حکم اس پر بھی ہے۔
﴿ ◌ ◌ ﴾	یہ تین نقاط والے دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ان کو معانقہ کہتے ہیں۔کبھی اس کو مختصر کر کے (مع) بھی لکھ دیتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں وقف گویا معانقہ کر رہے ہیں۔ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے دوسرے پر نہیں۔ہاں وقف کرنے میں رموز کی قوت اور ضعف کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(ب)حفظ وترجمہ

حضرت آدم علیہ السّلام کی دُعا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّاعلیہا السلام کو تخلیق کیااور اجازت دی کہ جنت میں جہاں سے کھاناچاہیں، کھا سکتے ہیں۔ صرف ایک درخت کے قریب جانے اور اس کا پھل کھانے سے منع فرمایا۔ کچھ عرصے بعد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّاعلیہا السلام یہ بات بھول گئے۔انھوں نے شیطان کے بہکاوے میں آکر اس درخت کا پھل کھالیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّاعلیہا السلام اپنی بھول پر سخت نادم تھے۔انھوں نے درج ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

(سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ 7: آیت 23)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنا نقصان کیااور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشااور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔

اصحاب کہف کی دعا:

اصحاب کہف کو غار کے لوگ بھی کہا جاتا ہے۔ان کا ذکر قرآن پاک کی اٹھارھویں سورت ''سورۃ الکھف'' میں بھی آیا ہے۔اصحاب کہف نے دشمنوں کے شر سے بچنے اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے درج ذیل دعا کی تھی:

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ (سُوْرَۃُ الْكَهْفِ 18: آیت 10)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمااور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہنمائی مہیا فرما۔

نوٹس برائے اساتذہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور تھا جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو آج کے دور کے فلسطین کے علاقے میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا یہ علاقہ اس وقت رومن ائمپائر میں شمار ہوتا تھا یہ بت پرست لوگ تھے یہاں ایک یہودی بادشاہ کی حکمرانی تھی جو رومن حکومت کے ماتحت کام کر رہا تھا جب حضرت عیسیٰؑ نے تبلیغ شروع کی تو رومی لوگ آپؑ کے مخالف ہوگئے اور آپؑ کو گرفتار کر کے سولی پر لٹکانا چاہا مگر اللہ کے حکم سے آپؑ کو زندہ آسمان پہ اٹھالیا گیا اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد یہودی لوگوں نے رومی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی لہذا اس کے رد عمل میں عنقہ ہو کر ٹرٹس نامی رومی بادشاہ نے یروشلم اور فلسطین پر حملہ کر کے ت بالکل تباہ کر دیا حتیٰ کہ بیت المقدس کو بھی تباہ کر دیا اسی دوران اس نے ڈیڑھ لاکھ یہودیوں کو قتل کر دیا جو بچے کھچے یہودی یہاں رہ گئے تھے وہ جان بچا کر فلسطین سے نکل گئے۔مگر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اور ان کی تعلیمات کے پیروکار تھے

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

صرف وہی فلسطین میں موجود رہ گئے جو کہ رومی تھا اور بت پرست تھا، لہذا اس کی حکومت میں موجود عیسائی لوگوں پر اس نے ظلم وستم کرنا شروع کر دیے ۔ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چند ماننے والے حواریوں کو اس نے اپنے دربار میں بلایا اور ان سے کہا: میں تمھیں چند دن کی مہلت دیتا ہوں ، تم اپنے نئے دین یعنی عیسائیت سے باز آجاؤ ورنہ میں تمھیں قتل کر دوں گا ، عیسیٰؑ کے پیروکار یہ نوجوان لوگ دراصل اصحاب کہف تھے، جن کے واقعہ کا ذکر قرآن پاک میں سورہ کہف میں وضاحت سے آیا ہے، ان نوجوانوں نے جب یہ دھمکی سنی تو وہ شدید پریشان ہو گئے کیونکہ وہ بادشاہ سے لڑنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی شہر میں رہ کر عیسائی تعلیمات جاری رکھ سکتے تھے ورنہ دقیانوسی انھیں قتل کروادیتا۔ لہذا انھوں نے شہر چھوڑ کر کہیں بھاگ جانے کا فیصلہ کیا اور اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کر کے شہر سے نکل گئے یہ سوچتے ہوئے کہ اب اللہ پاک ہی ہمارے لیے کوئی فیصلہ کرے گا اور کوئی راستہ نکالے گا، یہاں تک کہ وہ ایک پہاڑ کے غار میں جا کر چھپ گئے اور وہیں سو گئے یہاں تک کہ سوتے سوتے ان پر تین سو سال کا عرصہ گزر گیا۔

﴿۱۰﴾ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۱﴾ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿۱۲﴾

ترجمہ: ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے۔ پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دیئے۔ (سورۃ الکھف)

دقیانوس نے جب ان لوگوں کو تلاش کروایا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ اسی غار میں موجود ہیں۔ اسے بہت غصہ آیا اور حکم دیا کہ غار کو ایک مضبوط دیوار سے بند کر دیا جائے تاکہ یہ لوگ اندر ہی مر جائیں۔ بادشاہ نے جس شخص کے ذمہ یہ کام لگایا وہ بہت ہی نیک اور ایماندار تھا اس نے اصحاب کہف کے نام اور ان کی تعداد اور پورا واقعہ ایک تختی پر لکھوا کر لوہے کے صندوق میں رکھ کر دیواروں کی بنیادوں میں رکھ دیا اور ایک تختی شاہی خزانے میں بھی رکھوادی ۔ اس تین سو سال کے دوران دقیانوس بادشاہ مر گیا اور کئی بادشاہ اور حکومتیں آئیں اور چلی گئیں۔ یہاں تک کہ 300 عیسوی رومن ایمپائر نے بھی عیسائیت اختیار کر لی۔

440 عیسوی میں بیدروس نامی عیسائی بادشاہ کی حکومت آئی جو ایک نیک دل اور انصاف پسند بادشاہ تھا اس نے 68 سال تک حکومت کی اس کے دور میں مذہبی فرقہ پسندی جب عروج پر پہنچ گئی اور لوگوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کا یقین ختم ہوتا جارہا تھا۔ قوم کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ بہت رنجیدہ ہوا اور اللہ سے دعا کی۔ اے اللہ کچھ ایسی نشانی ظاہر فرما کہ میری قوم کے لوگوں کا ایمان پھر سے تازہ ہو جائے انھیں قیامت ، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور ایک خدا کا یقین ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی۔ لہذا ایک روز ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ٹھہرانے کے لیے اس غار کے پاس پہنچا یہ وہی غار تھا جس میں اصحاب کہف موجود تھے۔ اس چرواہے نے چند لوگوں کے ساتھ مل کر اس دیوار کو گروادیا۔ دیوار کے گرتے ہی لوگوں پر ایسی ہیبت وخوف طاری ہوا کہ سب گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے ، یوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اصحاب کہف اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور ایک دوسرے سے سلام کلام کرنے لگے اور اپنے ایک ساتھی یملیخا کو بازار سے کھانا لانے بھیجا۔ جب یملیخا بازار پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شہر میں ہر طرف اسلام کا چرچا ہے یہاں تک کہ لوگ اعلانیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ رہے ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل بھی کر رہے ہیں۔ اس کشمکش میں یملیخا نے کھانے کے عوض اپنے زمانے کے سکے دکاندار کو دیے ۔ دکاندار نے جب یہ سکے دیکھے تو شک ہوا کہ شاید اس شخص کو پرانا خزانہ مل گیا ہے لہذا اس نے یملیخا کو سپاہیوں کے سپرد کر دیا۔ سپاہیوں نے یملیخا سے پوچھا: بتاؤ یہ خزانہ کہاں سے آیا۔ یملیخا نے کہا ہمارے پاس کوئی خزانہ نہیں یہ ہمارا ہی پیسہ ہے۔ سپاہیوں نے کہا ہم کیسے مان لیں کیونکہ یہ سکے تین سو سال پرانے ہیں۔ یملیخا نے کہا : پہلے مجھے بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کا کیا حال ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: آج اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں ہے مگر سینکڑوں سال پہلے اس نام کا ایک بے ایمان بادشاہ گزرا ہے وہ بت پرست تھا۔ یہ سن کر یملیخا حیران پریشان ہوئے اور بتایا کہ ہم کل تو اس کے شہر سے اپنا ایمان ارجان بچا کر بھاگے تھے اور میں اور میرے ساتھی قریب کے ایک غار میں چھپ گئے تھے جبکہ میرے باقی ساتھی اب بھی غار میں موجود ہیں۔ تم میرے ساتھ چل کر خود ہی دیکھ لو۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

جب سپاہی اور بہت سے لوگ اس غار کے پاس پہنچے تو اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے۔ جب غار پر بہت سے آدمی پہنچے اور شور وغل سنائی دینے لگا تو اصحاب کہف سمجھے کہ دقیانوس کی فوج ہمارا تعاقب کرکے غار تک آپہنچیں لہذا وہ اللہ کے ذکر اور حمد وثناء میں مشغول ہوگئے، سپاہیوں نے غار پر پہنچ کر تانبے کا وہ صندوق برآمد کرلیا اور اس کے اندر سے تختی کو نکال کر پڑھا تو وہاں اصحاب کہف کے نام اور ایہ لکھا تھا کہ یہ مومنوں کی جماعت ہے جو اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس بادشاہ کے خوف سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی ہے۔ دقیانوس نے اس غار کے منہ کو بند کروادیا ہے۔ سپاہی یہ دیکھ کر حیران وپریشان رہ گئے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اپنے بادشاہ بیدروس کو اطلاع دی۔ بادشاہ نے یہ خبر سنی تو فوراً اپنے امراء اور علماء کے ہمراہ پہنچ گئے۔ اصحاب کہف نے غار سے نکل کر تمام واقعہ بادشاہ سے بیان کیا۔ بیدروس نے سجدہ گزار ہوکر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ میری دعا قبول ہوئی اور آپ نے ایسی نشانی ظاہر فرمائی کہ انسان موت کے بعد زندہ ہونے کا یقین ضرور کرے گا۔ اس کے بعد اصحاب کہف نے بادشاہ کو دعا دی اور سلام کرنے کے بعد دوبارہ اسی غار میں واپس چلے گئے اور دوبارہ واپس جاکر سوگئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے انھیں موت دے دی۔ بادشاہ نے اسی غار میں ان کی قبریں بنوائی اور سالانہ ایک دن مقرر کردیا جب لوگ اصحاب کہف کی قبروں کی زیارت کے لیے آیا کرتے تھے۔

باب دوم: ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

(1) توحید کی اہمیت واثرات

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) عقیدۂ توحید	(ب) توحید کا	(ج) شرک کو	(د) مطمئن	(ہ) ایک لاکھ چوبیس ہزار

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اپنی ہر حاجت کے لیے اس کے سامنے ہاتھ پھیلانا ہے۔ اس بات پر پختہ یقین رکھنا ہے کہ مشکل کشا، مصیبت سے نجات دینے والا، بیماری سے شفا دینے والا اور رازق ومالک صرف اور صرف وہی ہے۔ شرک یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں دوسروں کو شریک کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں سے امیدیں وابستہ کرلے۔

ب۔ ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

ج۔ قرآن مجید میں ہے: اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

د۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہ۔ت توحید پر ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کریں، اور اپنی ہر مشکل اور حاجت کے لیے صرف اسی کو پکاریں۔ اسی پر بھروسا رکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 11 تا 12 سے متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 13 سے آخری پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **توحید کے موضوع پر قرآن مجید کی دو آیاتِ کریمہ اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کریں۔**

قرآنی آیات:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (سورہ النساء: آیت 36)

ترجمہ: اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ○

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو۔ (سورہ الانبیاء: آیت 25)

احادیثِ مبارکہ:

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ"

ترجمہ: سب سے بہتر ذکر «لا الہ الا اللہ» ہے، اور بہترین دعا «الحمد للہ» ہے"۔ (سنن ترمذی: 3383)

بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ".

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(صحیح بخاری: 8)

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(2) نبوت ورسالت

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) پیغام پہنچانا	(ب) خبر دینے والا	(ج) عقیدۂ رسالت	(د) پانچ نمازوں کا	(ہ) جنت میں

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ رسالت کا لفظی معنی پیغام پہنچانا ہے۔ دین اسلام کی اصطلاح میں رسالت سے مراد اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانا ہے۔ جو لوگ اس پیغام کو پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول کہلاتے ہیں۔

ب۔ عقیدۂ ختم نبوت سے مراد ہے کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر مکمل ہو چکا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ ہی آئے گا۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔ ان میں سے کچھ نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت دے کر کسی خاص قوم کی طرف بھیجے گئے۔ جو نبی شریعت کے ساتھ آئے انھیں رسول کہتے ہیں۔

د۔ روز محشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذنِ شفاعت ہوگا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سجدے میں جا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں گے اور لوگوں کی شفاعت کی دعا کریں گے، جسے قبول کیا جائے گا۔ جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم شفاعت فرمائیں گے، اس مقام کا نام مقام محمود ہے۔

ہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

4۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 15 تا 16 سے انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اور ان کی مشترکہ خصوصیات کا متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 16 تا آخر (آپ ﷺ کے فضائل وخصائص) سے متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **اللہ تعالیٰ نے جن انبیائے کرام علیہم السلام کو معجزات عطا کیے، ان کے نام اور چند معجزات اپنی کاپی میں لکھیں۔**

جند انبیائے کرام علیہم السلام کے نام اور ان کے معجزات ذیل میں دیے جارے ہیں

نبی کا نام	معجزات
حضرت موسیٰ علیہ السلام	ید بیضا، عصا کا سانپ بن جانا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	پیدائشی نابینا اور کوڑھ کے مریض کا اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جانا، مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھیک کر دینا
حضرت داؤد علیہ السلام	نہایت عمدہ اور مترنم آواز میں زبور کی تلاوت کرنا، پرندوں اور پہاڑوں کا آپ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا، لوہے کا آپ ﷺ کے ہاتھ میں نرم ہو جانا
حضرت محمد ﷺ	سفر معراج، آخری الہامی کتاب قرآن مجید

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی صفات مبارکہ کی فہرست مرتب کریں۔**

☆ حضرت محمد خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کمال سیرت میں سب سے افضل و ممتاز بنایا اسی طرح جمالِ صورت میں بھی بے مثل پیدا فرمایا۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو نور اور سراجاً منیر یعنی منور کرنے والا آفتاب کہا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا.

☆ ترجمہ: اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ 33: آیت نمبر 46)

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ حضرت ابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روشن چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا، پھر چاند کو بھی دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم اس وقت سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم مجھے چاند سے بھی زیادہ حسین نظر آرہے تھے۔ (سنن ترمذی: 2811)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے بال بہت زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ (صحیح بخاری: 3548)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم گورے سفید سرخی مائل، سیاہ چشم، لمبی پلکوں والے، بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے جسم پر زیادہ بال نہیں تھے۔ صرف بالوں کا ایک خط سینہ سے ناف تک

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

کھنچا ہوا تھا۔ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم گوشت سے پُر تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم چلتے تو زمین پر پیر جما کر چلتے، (جب کسی طرف متوجہ ہونے کے لیے) پلٹتے تو پورے بدن کے ساتھ پلٹتے، آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی۔ (سنن ترمذی:3638)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حریر وریشم نہیں چھوا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کبھی عنبر یا مشک ایسی خوشبو سونگھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خوشبو سے بہتر ہو۔ (صحیح بخاری:3561)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا پسینہ ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوش بودار تھا۔ (صحیح مسلم:2330) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کلام فرماتے تو سامنے کے دندانِ مبارک سے نور نکلتا محسوس ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی:15)

(ب) عبادات

(1) اسلام میں عبادت کا جامع تصور

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) بندگی کرنا	(ب) کمال پیدا کرنا	(ج) انسان کی شکل میں	(د) فرض	(ہ) اللہ تعالیٰ کی عبادت

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ قرآن مجید کی رو سے انسان کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں ک عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں پیدا فرمایا۔ عبادت ایک جامع لفظ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام پسندیدہ ظاہری و باطنی اقوال وافعال شامل ہیں۔ اسلام کی اہم عبادات میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

ب۔ **خشوع** اور **خضوع** کا مطلب اللہ کے سامنے عاجزی اور ادب کے ساتھ پیش آنا ہے۔

1. **خشوع:**

یہ دل کی کیفیت ہے، یعنی عبادت کے وقت دل میں اللہ کا خوف اور محبت ہونا۔ جب ہم نماز پڑھیں تو اللہ کی یاد میں دل پوری طرح لگا ہو اور ہم دھیان سے عبادت کریں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

2. **خضوع:**

یہ جسم کی حالت ہے، یعنی عبادت کرتے وقت ہمارا رویہ اور جسمانی حرکات عاجزی اور ادب والے ہوں۔ جیسے نماز میں سکون سے کھڑا ہونا، سر جھکانا، اور دعا کے وقت عاجزی دکھانا۔

مثال:

جب ہم نماز پڑھتے ہیں اور پورے دھیان سے اللہ کو یاد کرتے ہیں، تو یہ خشوع ہے۔ اور جب ہم نماز کے دوران آرام اور سکون سے کھڑے ہوں اور اپنے جسم کو سنجیدہ رکھیں، تو یہ خضوع ہے۔

ج۔ احسان کا مطلب ہے: کسی چیز میں کمال پیدا کرنا، حدیث جبریل کے مطابق انسان کو اپنی عبادت میں احسان کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اس احساس کے ساتھ کی جائے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو یہ یقین پیدا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

د۔ عبادات میں اخلاص نیت سب سے بنیادی چیز ہے۔ اخلاص نیت کا مطلب ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوش نودی کے لیے کی جائے۔ اس کی ادائی میں کوئی اور چیز پیش نظر نہ ہو۔

ہ۔ جن عبادات کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے، انھیں فرض کہا جاتا ہے۔ ان کا منکر کافر اور ان کی ادائی میں سستی کرنے والا گناہ گار ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔ وہ کام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا معمول رہے ہوں جیسے فجر کی دو سنتیں۔ وہ کام جو نہ فرض ہوں اور نہ سنت، لیکن شریعت کی رو سے اسے کرنے پر ثواب ملے اور ترک کرنے پر سزا نہ دی جائے جیسے تہجد، نمازِ استسقا، نماز حاجت

4۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 20 سے متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 21 عبادت میں احسان پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **عبادت الٰہی کے موضوع پر قرآن مجید کی دو آیاتِ کریمہ اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کریں۔**

قرآنی آیات:

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ○ (سورہ الفاتحہ: آیت 4)

ترجمہ: (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ○ (سورہ البقرۃ: آیت 152)

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ترجمہ: لہٰذا تم مجھے یاد کیا کرو میں تمھیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

احادیثِ مبارکہ:

أ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ".

ترجمہ: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ (صحیح بخاری: 6407)

مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ

ترجمہ: بندے نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا، جو اس کو اللہ کے عذاب سے سب سے زیادہ نجات دلانے والا ہو، ما سوائے ذکرِ الٰہی کے (مسند احمد)

(2) طہارت و پاکیزگی

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) پاکیزگی	(ب) خشک مٹی سے	(ج) کامیاب	(د) روحانی پاکیزگی کے	(ہ) سورۃ المائدۃ میں

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ طہارت کے معنی ''پاکیزگی اور صفائی ستھرائی'' کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کو طہارت کہتے ہیں۔

ب۔ اگر وضو یا غسل کی ضرورت ہو اور پانی نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے پانی استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پاک مٹی پر ہاتھ پھیر کر طہارت حاصل کرنا تیمم کہلاتا ہے۔

ج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔

د۔ مسواک کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں، منہ کی صفائی ہوتی ہے اور بیماریوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ہ۔ پاک صاف رہنے سے روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ طہارت اور پاکیزگی سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

4۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 23-24 (سورۃ الشمس: 9) متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 24-25 سے متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **طہارت و پاکیزگی کے متعلق سبق کے علاوہ ایک آیت اور ایک مستند حدیث مبارکہ تلاش کریں اور اپنی کاپی میں لکھیں۔**

قرآنی آیت:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔

قرآنی آیت:

إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

ترجمہ: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے (شرک و کفر کی) گندگی دور رکھے اور تمھیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔

حدیثِ مبارکہ:

إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ

ترجمہ: اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی ستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ، أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنا ہاتھ دھولے، اس لیے کہ اسے معلوم نہیں کہ نیند کی حالت میں اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (سنن ابی داؤد)

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(ب) حفظِ قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ
بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى
ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي
الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **تجوید کے اصولوں پر مبنی آڈیو یا ریکارڈنگ سنیں اور مشق کریں۔**

طلبہ کو معروف قاری کی آواز میں سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ کی تلاوت کی آڈیو سنوائیں۔ طلبہ کو ہدایت دیں کہ دوران تلاوت وہ اپنی کتاب سے سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ کے ہر حرف، لفظ اور آیت کو قاری کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(ب)حفظ و ترجمہ

کلمہ طیبہ کی کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جس بندے نے کلمہ پڑھا اور اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دو باتوں کی وصیت فرمائی،ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ میں تجھے "لاالہ الااللہ" کا حکم دیتا ہوں۔پھر اس کی فضیلت بیان فرمائی کہ :"ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑے میں اور "لاالہ الااللہ" دوسرے پلڑے میں رکھا جائے،تو یہ دوسرا پلڑا اس کلمے کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک بند حلقہ ہوں تو "لاالہ الا اللہ" ان کو توڑ دے گا۔(مسند احمد) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام اذکار میں افضل لاالہ الااللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔(مشکوۃ شریف)☆

پہلا کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک (حضرت) محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقا دوجہاں صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والا کون ہوگا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دل کے خلوص کے ساتھ لاالہ الااللہ کہے گا وہ میری شفاعت سے زیادہ مستفید ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے پھر اس کے ننانوے اعمال نامے کھولے جائیں گے جو کہ گناہوں سے بھرے ہونگے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا مولا میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے پھر ایک کاغذ کا پرزہ لیا جائے گا جس پر کلمہ لکھا ہوا ہوگا۔پھر ترازو کے ایک پلڑے میں گناہوں سے بھرے ہوئے ننانوے اعمال نامے رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کلمہ شہادت والا پرزہ رکھ دیا جائے گا پس یہ پرزہ اعمال ناموں پر بھاری ہوگا۔(ترمذی شریف)

کلمہ تمجید۔ تمجید کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت بیان کریں۔ تمجید کی اصطلاح کا صحیح معنی جلال، فضیلت یا عظمت ہے۔دوسری طرف تیسرا کلمہ اللہ کی شان اور عظمت کی نمائندگی کرتا ہے جو اس تخلیق کا واحد محافظ اور خالق ہے۔کلمہ تمجید اللہ کی طاقت اور شان و شوکت کی صفات کو کائنات کے پالنے والے، مرتب کرنے والے اور کنٹرول کرنے والے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اسے کسی ساتھی یا کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیسرا کلمہ ایک مسلمان کے لیے اللہ کی بڑائی اور طاقت کا اعلان کرنے کا ذریعہ ہے۔اللہ کی شان کے علاوہ، سبحان

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

اللہ اور اللہ اکبر کے الفاظ اللہ کی شان اور قادر مطلق کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر ہم عربی میں کلمہ تمجید کو پڑھیں تو ہم دیکھیں گے کہ کلمہ میں 4 تسبیحات شامل ہیں، وہ یہ ہیں:

سبحان اللہ (سبحان اللہ) : یعنی اللہ ہر لحاظ سے کامل ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

اللہ اکبر (اللہ أکبر) : مطلب یہ ہے کہ اللہ نہ صرف ایک زندگی میں بلکہ اس پوری کائنات میں تمام پہلوؤں میں سب سے بڑا ہے۔

الحمدللہ (الحمدللہ) : یعنی تمام تعریفیں اور شکر اللہ ہی کے لیے ہیں جو رازق، خالق ہے۔

لاالہ الااللہ : اللہ اکیلا ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس دعا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ کی عظمت کا مشاہدہ کرے، اس کی تعظیم کرے اور اس کی عبادت کرے۔

چوتھا کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ساری بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

چوتھا کلمہ توحید یا توحید کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے خدا کی وحدانیت پر اتفاق۔ اس کلمے کا آغاز بھی کلمہ طیبہ (پہلا کلمہ) کے ابتدائی حصہ سے ہوتا ہے۔ کو کہ اسلام کا پہلا ستون اور بنیادی نظریہ ہے۔ لفظ توحید سے مراد اللہ کی وحدانیت کو قبول کرنا ہے۔ ایک مسلمان کی زندگی میں توحید کا تصور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مومن اور کافر کے درمیان توحید بڑی تقسیم کی لکیر ہے۔ ایک مومن توحید کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کے بعد اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کی سرگرمیاں اللہ کی ہدایات کے مطابق ہوں۔ وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کے اعمال ایک حقیقی مومن کی صفات اور خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کلمہ توحید کا مستقل طور پر ورد کرنا انسان کو اپنے اعمال میں نیک بننے کا عہد کرتا ہے اور ذہن میں ایک ہی مقصد رکھتا ہے جو کہ اللہ کو ترغیب دینا ہے۔ کلمہ توحید حمد کے فضائل اور اللہ کی قدرت کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: میں اپنے رب اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جو میں نے جانتے بوجھتے کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ کی جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ کی بھی جسے میں نہیں جانتا۔ (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

پانچواں کلمہ "استغفار" ہے، جس کے معنی ہیں: بخشش/معافی مانگنا"۔ اس کے ذریعے سے ایک مسلمان اپنے گناہوں اور تکالیف کے لیے اللہ سے معافی مانگتا ہے، خواہ وہ جانتے بوجھتے ہوئے ہوں یا نادانستہ۔ استغفار اور توبہ کی طاقت، جو اللہ کے نزدیک بخشش کی حتمی صفات ہیں، ایک مسلمان کو گناہوں کو دور کرنے اور کلمہ استغفار کہہ کر اپنی روح کو پاک کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ معافی اس فرد کو ذہنی سکون فراہم کرتی ہے جو خلوص دل سے اپنے کیے کے بارے میں خوفزدہ محسوس کرتا ہے۔ قرآن مومنوں کو استغفار اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کی ترغیب دیتا ہے۔ اپنے خالق سے معافی مانگیں اور پھر اس سے توبہ طلب کریں۔ وہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا، اور وہ تمہاری طاقت میں اضافہ کرے گا۔ (قرآن میں 11:52) قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے: اور اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف توبہ کرو وہ تمھیں بہترین رزق دے گا۔ (قرآن میں 11:3) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بخشش کو قبول فرمائے گا یہاں تک کہ ان کی موت کا دور شروع ہو جائے۔ (حدیث 18 از ترمذی)

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

چھٹا کلمہ ''ردّ کفر'' ہے، جس کے معنی ہیں: ''کفر و شرک سے انکار'' کفر سے مراد عقیدہ نہ ماننا یا اس کا انکار کرنا ہے، یعنی کافر ہونا۔ کفر کا مطلب ہے 'چھپانا'، لہذا کافر وہ ہے جو حق کو جھٹلائے اور چھپائے۔ حقیقت توحید یہ ہے کہ اللہ واحد اور واحد معبود ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ کفر کی کئی صورتیں ہیں جن سے ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ شَيۡئًا وَّاَنَا اَعۡلَمُ بِهٖ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ بِهٖ تُبۡتُ عَنۡهُ وَتَبَرَّاۡتُ مِنَ الۡكُفۡرِ وَالشِّرۡكِ وَالۡكِذۡبِ وَالۡغِيۡبَةِ وَالۡبِدۡعَةِ وَالنَّمِيۡمَةِ وَالۡفَوَاحِشِ وَالۡبُهۡتَانِ وَالۡمَعَاصِیۡ كُلِّهَا وَاَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جانتے بوجھتے تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے (یعنی ہر طرح کے کفر و شرک سے) توبہ کی اور بیزار ہوا کفر اور شرک اور جھوٹ اور غیبت اور بدعت اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حضرت محمد رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(ب)۔ عبادات

(3) نماز کی فرضیت و اہمیت

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) دعا کرنا	(ب) دوسرا	(ج) نماز کی	(د) ستائیس درجہ	(ہ) معراج کی رات

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ نماز کو عربی زبان میں ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں: دعا کرنا۔ اصطلاح میں نماز سے مراد قیام، رکوع، سجود اور خاص اذکار پر مشتمل ایسی عبادت ہے جو خاص اوقات میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے طریقے کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔

ب۔ جن کاموں کا اہتمام نماز سے پہلے کیا جاتا ہے، ان کو شرائط نماز کہا جاتا ہے۔ جیسے طہارت، استقبال قبلہ وغیرہ

ج۔ فرائض نماز یہ ہیں: نیت، تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدہ اور سلام۔

د۔ نماز کی سنتوں سے مراد وہ امور ہیں جن میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن اس کا ثواب میں کمی آجاتی ہے۔ نماز کی صحت و قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ اسے سنت نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کے مطابق آداب اور شرائط کے ساتھ پڑھا جائے۔

ہ۔ ارکان نماز یہ ہیں: نیت، تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدہ اور سلام۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 27 پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 29 سے آخری پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1:

آیات قرآنی:

سورہ طٰہٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ○ (سورہ طٰہٰ، 14:20) ترجمہ: "تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

حدیثِ مبارکہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ. عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُوْنَهُ. وَإِقَامِ الصَّلَاةِ. وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ. وَحَجِّ الْبَيْتِ. وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

ترجمہ: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے سوا سب کی عبادت کا انکار کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

باب سوم: سیرتِ طیبہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور مدنی معاشرے کا قیام

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) مسجد قبا	(ب) اصحاب صفہ	(ج) یثرب	(د) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	(ہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

2۔ مختصر جواب دیں۔

ب۔ اہل مدینہ نے نہایت محبت اور شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا استقبال کیا۔ اس موقعے پر سارے کا سارا مدینہ استقبال کے لیے امڈ پڑا۔ انصار راستے کے دونوں طرف صف در صف کھڑے تھے اور دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ انصار کی معصوم بچیوں نے درج ذیل اشعار کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا استقبال کیا۔

ب۔ مسجد نبوی کے صحن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کی تربیتی اور تعلیمی مصروفیات کے لیے ایک جگہ مخصوص فرمائی تھی، جسے صفہ کہتے ہیں۔ جو لوگ صفہ میں قیام کرتے تھے ان کو اصحاب صفہ وہ لوگ تھے کے پاس رہنے کے لیے کوئی ٹھکانہ میسر نہ تھا۔ وہ اس درس گاہ کے طالب علم تھے۔

ج۔ یہ مسجد صرف نماز پڑھنے ہی کی جگہ نہیں تھی بلکہ یہ مسلمانوں کا تعلیمی، معاشرتی اور ساسی مرکز بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس مسجد سے مقدمات کا فیصلہ بھی فرماتے تھے۔ یوں یہ عدالت کا کام بھی دیتی تھی۔ اس مسجد میں دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے مشاورت ہوتی تھی اور ریاست کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے حفاظتی دست بھی یہیں سے روانہ کیے جاتے تھے۔

د۔ اصحاب صفہ نے اپنی زندگیاں دینی تعلیم، دعوت اسلام، جہاد اور دوسری اسلامی خدمات کے لیے وقف کر دی تھیں۔

ہ۔ ہمیں چاہیے کہ مدنی معاشرے کے قیام کی روشنی میں ہم اسلامی احکامات کی تعمیل اخلاص اور مکمل دیانت داری سے کریں۔ لوگوں سے بلا امتیاز حسن سلوک کریں۔ اپنے فرائض مکمل طور پر ادا کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 31 پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 32 تا آخر پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1:

مسجد نبوی میں انجام دیے جانے والے مختلف امور:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے زمانے میں دین اور سیاست علیحدہ علیحدہ چیز نہیں تھی جیسا کہ آج تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی مسائل کے حل کے لیے اور سیاسی مسائل سے نبرآزما ہونے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پاس الگ الگ مراکز نہیں تھے۔ دونوں طرح کے مسائل مسجد نبوی ہی میں نمٹائے جاتے تھے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

عہد نبوی میں مسجد نبوی اور دیگر مساجد مسلمانوں کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی تھیں۔ یہ محض عبادت اور نماز کی جگہ نہیں تھی۔ بلکہ جس طرح نماز کے لیے مسجد عبادت گاہ تھی اسی طرح مسجد نبوی میں درج ذیل امور سرانجام پاتے تھے:

حصول علم کے لیے یونیورسٹی ادبی سرگرمیوں کے لیے اسٹیج

مشاورتی امور کے لیے پارلیمنٹ باہمی تعارف کی خاطر نقطۂ ملاقات کا کام دیتی تھی۔

عرب کے دور دراز علاقوں سے وفود آتے تو مسجد ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے ملاقات کا انتظام ہوتا، اور تمام دینی، معاشرتی اور سیاسی تربیت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مسجد ہی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔

سرگرمی 2: مواخاتِ مدینہ میں شامل چند مہاجرین اور انصار کی فہرست:

کس مہاجر کا کس انصار سے بھائی چارہ قائم ہوا:

مہاجر	انصار	مہاجر	انصار
جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ابوالدرداء عویمر بن
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العوام	عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مسعود	عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سراقہ	سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	خارجہ بن زید بن ابی زہیر	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سعد بن معاذ	عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سلمہ بن سلامہ بن وقیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ	طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(2) ریاستِ مدینہ کا قیام

(داخلی اور خارجی امور، مہاجرین کی آبادکاری، میثاق مدینہ، تحویلِ کعبہ)

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) یہودی قبائل	(ب) مذہبی	(ج) بیت المقدس	(د) 2 ہجری	(ہ) تحویل قبلہ کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ اسلامی ریاست کے قیام کا مقصد اسلامی اصولوں کے مطابق ایک ریاست کا قیام تھا تاکہ مسلمان اس ریاست میں آزادی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں اور اس کے عدالتی، معاشی اور سیاسی معاملات قرآنی اصولوں کے مطابق چلائے جا سکیں۔

ب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مہاجرین کی آبادکاری کے لیے انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک رشتہ قائم فرمایا جسے مواخات مدینہ کہتے ہیں۔ اس رشتے میں بندھتے ہی انصار نے دل کھول کر اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کی یہاں تک کہ وہ اپنی جائیدادوں کا نصف تک مہاجرین کو دینے کے لیے تیار ہو گئے۔

ج۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارے کے ذریعے مدینہ کو داخلی طور پر مستحکم کیا اور خارجی خطرات سے مقابلہ کرنے کے لیے فوری طور پر ریاست مدینہ کی سرحدوں کی مستقل نگرانی کا ایک مربوط نظام قائم فرمایا۔ اہل ایمان کو منافقین اور یہودیوں کے پروپیگنڈہ سے بچانے کے لیے ان کی تعلیم و تربیت کا نظام قائم فرمایا۔ انھیں افواہوں پر کان دھرنے کی بجائے عقل اور دانش سے کام لینے کی تعلیم دی۔

د۔ میثاق مدینہ کی وجہ سے مدینہ منورہ اور اس کی ارد گرد علاقے ایک حکومت کے تحت آ گئے۔ سب کو شہری اور مذہبی آزادی حاصل ہوئی۔

ہ۔ ہر عمل کے مقبول ہونے کے لیے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو شرط قرار دیا گیا۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ہر معاملے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اتباع کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 32 کا آخری پیرا گراف اور صفحہ 33 کے پہلے دو پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 35 سے پڑھیں اور اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 2:



مسجد قبلتین

(3) ریاستِ مدینہ کا استحکام

(جہاد، غزوۂ بدر)

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) دو ہجری میں	(ب) 313 افراد پر	(ج) ابو جہل	(د) ابو جہل کو	(ہ) مسلمان بچوں کو لکھنا سکھانا

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ جہاد کا لغوی معنی کسی کام کو سرانجام دینے کی پوری کوشش کرنا اور اس کے لیے ممکن حد تک طاقت سرف کرنا ہے۔ دین اسلام میں جہاد سے مراد دین کے غلبے اور حفاظت کے لیے بھرپور جدوجہد کرنا اور طاقت لگانا ہے۔ اس مقصد کے لیے اگر دشمن سے جنگ کرنا پڑے تو یہ بھی جہاد کا حصہ ہے۔

ب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے جہاد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس نمازی اور روزہ دار کی ہے، جو نماز اور روزے سے نہیں رکتا (یہ دونوں عمل مسلسل ہی کرتا چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ اللہ کی راہ کا مجاہد واپس آجائے۔

ج۔ غزوہ اس فوجی مہم کو کہتے ہیں، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے شرکت فرمائی۔ غزوہ کی جمع غزوات ہے۔ جب کہ سریہ سے مراد وہ فوجی مہم ہے۔ جس میں رسول صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے شرکت نہ فرمائی ہو۔

د۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتے بھیجے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ہ۔ جنگ بدر کے قیدیوں کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کیا گیا۔ فدیہ لے کر انھیں آزاد کر دیا گیا اور جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے لیکن پڑھنا لکھنا جانتے تھے ان کو کہا گیا کہ وہ مسلمان بچوں کو لکھنا سکھا دیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 38 سے غزوہ بدر کے اسباب پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 38 تا آخر پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1:

چند بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ناموں کی فہرست بنائیں۔ بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی شجاعت پر نوٹ لکھیں۔

اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے نام جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی:

اور جنھیں ابو عبداللہ (امام بخاری) اپنی جامع کتاب صحیح بخاری میں ذکر کرتے ہیں جس کو انھوں نے مرتب کیا ہے:

(1) النبی محمد بن عبداللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (2) ایاس بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (3) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (4) حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (5) قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (6) ابو حذیفہ بن عتبی بن ربیعہ القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (7) حارثہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (8) خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (9) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (10) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (11) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (12) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (13) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (14) ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (15) سعد بن مالک زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عشرہ مبشرہ تمام غزوہ بدر میں شریک تھے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مہاجر) (غزوہ بدر کے موقع پر حضور انور کی صاحبزادی بی بی رقیہ جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ تھیں سخت بیمار تھیں، ان کی تیمارداری کرنے کے لیے عثمان کو حضور انور نے مدینہ منورہ میں ہی چھوڑا بدر میں ساتھ نہ لے گئے حتی

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

کہ حضور کے پیچھے ہی ان کی وفات ہو گئی اور دفن کر دی گئیں اس موقع پر رسول اللہ نے فرمایا کہ عثمان للہ تعالیٰ کے کام اور اس کے رسول کی خدمت میں گئے ہیں میں ان کو بدری شمار کرتا ہوں چنانچہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمت میں سے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا ان کے سوا کسی غائب شخص کا حصہ مقرر نہ کیا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(ب) حفظِ قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ۢ﴿۱۱﴾

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **تجوید کے اصولوں پر مبنی آڈیو یا ریکارڈنگ سنیں اور مشق کریں۔**

طلبہ کو معروف قاری کی آواز میں سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کی تلاوت کی آڈیو سنوائیں۔ طلبہ کو ہدایت دیں کہ دوران تلاوت وہ اپنی کتاب سے سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے ہر حرف، لفظ اور آیت کو قاری کے ساتھ ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں۔ یا دیے گئے ویب لنک کی مدد سے سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ پڑھنے اور پڑھوانے کی مشق کروائیں۔ **ویب لنک:**

https://youtu.be/HQWXCD2Ho0A

طلبہ کو قواعد تجوید اور رموزِ اوقاف سے آگاہ کیجیے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(ج) حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

وَلَا تَحَاسَدُوْا (صحیح بخاری:6064، بحار الانوار، ج73، ص38)

ترجمہ: اور آپس میں حسد نہ کرو۔

1۔ حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی، یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔ قرآن وسنت میں حسد کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ حسد کرنے والے کو حاسد کہا جاتا ہے۔ تخلیق آدم کے بعد ابلیس نے آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور انھیں جنت سے نکلوانے کا سبب بنا۔ اسی حسد کی بنا پر اس نے آدم کو سجدہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو گیا اور ہمیشہ کے لیے مردود اور ملعون ٹھہرا۔ حاسد بھی شیطان کا پیروکار اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے۔ رشک اور حسد میں فرق ہے۔ جب ایک شخص یہ سوچے یا خیال کرے کہ جو نعمت کسی اور کو میسر ہے کاش یہ میرے پاس بھی ہوتی، یہ رشک ہے۔ اسلام میں رشک کی اجازت ہے لیکن حسد کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری:6168، وسائل الشیعہ، ج16، ص183)

ترجمہ: (جنت میں) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہے۔

2۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم! آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جو ایک جماعت سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ سائل کا مقصد بظاہر یہ دریافت کرنا تھا کہ جو شخص اللہ کے کسی خاص صالح بندہ سے یا اہل صلاح کے کسی گروہ سے محبت تو رکھتا ہے لیکن عمل و کردار میں ان کے قدم بقدم نہ چل سکے بلکہ ان سے کچھ پیچھے ہو تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ شخص عمل و کردار میں کچھ پیچھے ہونے کے باوجود اس گروہ کے ساتھ کر دیا جائے گا جن کے ساتھ اسے اللہ کے لیے محبت تھی۔ اس کی مزید وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم! ایک آدمی کو اللہ کے خاص بندوں سے محبت ہے لیکن وہ اس بات سے عاجز ہے کہ ان جیسے

اعمال کر سکے، اس کا انجام کیا ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! تمھیں جس سے محبت ہو گی تم اسی کے ساتھ ہو گے۔'' ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''تم انھی کے پاس اور انھی کے ساتھ رہو گے جن سے تم کو محبت ہے۔'' یہ جواب سن کر ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اپنی بات دہرائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے جواب میں پھر وہی ارشاد فرمایا جو پہلی دفعہ فرمایا تھا۔ (مسند احمد) بہر حال قیامت کے دن محبت کرنے والے خادم اپنے مخدومین کے ساتھ ہوں گے

لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكِ (سنن نسائی:2550)

ترجمہ: دولت گن گن کر مت رکھو، ورنہ اللہ عزّ وجل بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔

3۔ دین اسلام میں صدقہ کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خرچ کرنا صدقہ کہلاتا ہے۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ان سے فرمایا: جو کچھ تمھارے پاس ہے اسے سینت سینت کر اور بچا بچا کر نہ رکھو اور جو کچھ تمھاری ملکیت میں ہے اسے روک روک کر نہ رکھو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم تک تمھارا رزق آنا بند ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو، رزق کے منقطع ہو جانے کے اندیشے کے تحت حساب کر کر کے نہ رکھو اور اس کی وجہ سے خرچ کرنا ہی نہ چھوڑ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان ''اللہ بھی تمھیں گن گن کر دے'' کا یہی مفہوم ہے۔ زائد مال کو فقیر سے نہ روکو، کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر اللہ بھی تم سے اپنے فضل کو روک لے اور اس کا سلسلہ بند کر دے۔

باب سوم: سیرتِ طیبہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(4) غزوۂ احد

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) ابوسفیان	(ب) سات سو	(ج) تین ہزار	(د) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	(ہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ احد مدینہ منورہ کے نزدیک ایک پہاڑ کا نام ہے۔ شوال 3 ہجری میں یہاں پر مسلمانوں اور کفار کے درمیان ایک جنگ ہوئی۔ جسے غزوہ احد کہا جاتا ہے۔

ب۔ غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کو کافی جانی و مالی نقصان پہنچا تھا۔ ان کے سرکردہ سردار مارے گئے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے احد جنگ کی۔

ج۔ غزوۂ احد میں منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی تھا۔

د۔ اس غزوہ میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے بھی حصہ لیا۔ بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن زخمیوں کو پانی پلاتیں۔ ام المومنین حضرت عاشہ صدیقہ، حضرت ام سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنھما مشکیں بھر بھر کر لاتیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔ اسی طرح جب کفار نے مل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم پر حملہ کیا تو ایک صحابیہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ وہ خنجر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو گئیں اور کفار کے حملوں کو روکنے لگیں۔

ہ۔ پہاڑی پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر انداز مقرر تھے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 43 پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 44 سے غزوۂ احد کے نتائج پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1: غزوۂ احد کے چند شہدا کے ناموں کی فہرست بنائیں۔

- حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباد بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت حسیل بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت انیس بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ابو سعد بن خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

- حضرت ابو حیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت خاطب بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت حارث بن عدلی بن خرشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت مالک بن نمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ایاس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت سبیع بن حاطب بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(5) نبی کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے محبت واطاعت

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے	(ب) محبت	(ج) اللہ تعالیٰ کی	(د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی	(ہ) بہترین نمونہ

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے معاملے میں مجھ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی، اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور جو اللہ کو ایذا پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو گرفت میں لے لے۔

ب۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے مراد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ہر حکم مانیں۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے، انھیں انجام دیں اور جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے باز رہیں۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اس سے محبت کی جائے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے محبت کریں۔ خود کو رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ڈھالیں۔ آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مکمل اطاعت سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔

د۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے محبت ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے پیغام کو اور آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات کو سب سے پہلے پھیلانے والے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔

ہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 46 تا 47 (صحیح بخاری: 6171) پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 4744 تا آخر پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(6) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	(ب) حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا	(ج) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	(د) بچے کے رونے کی	(ہ) معرکۂ موتہ میں

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم بچوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ بچے راستے میں کھیل رہے ہوتے تو انھیں سلام کرتے، انھیں پیار سے گود میں اٹھا لیتے، نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز مختصر کر دیتے تھے۔

ب۔ جب کوئی نومولود بچہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے، اسے گھٹی دیتے اور اس کے لیے برکت کی دعا فرماتے۔

ج۔ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نماز عشا کے لیے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا رکھا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو انھیں نیچے اتار دیا۔ نماز کے دوران میں آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے ایک سجدہ کچھ لمبا کیا۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو لوگوں نے آپ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے اس بارے مین پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے نے مجھے سواری بنالیا تھا۔اس لیے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ جلدی اٹھ جاؤں۔

د۔ ایک دن حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عمر میں چھوٹے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم ساتھ بیٹھے کھانا کھارہے تھے۔وہ اپنا ہاتھ بار بار برتن میں چاروں طرف گھمارہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں پیار سے سمجھایا کہ کھانا شروع کرتے وقت، بسم للہ پڑھ لیا کرو، دائیں ہاتھ سے کھایا کرو، اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔

ہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے خادم تھے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی۔ان دس سالوں میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں جھڑکا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے مجھے اف بھی نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ 50 پڑھیں اور جواب اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ 51 تا آخر پڑھیں اور جواب اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1: عہد نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم میں ان بچوں کے ناموں کی فہرست بنائیں جنھوں نے براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم سے بچپن میں تربیت حاصل کی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

(7) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ایفائے عہد

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) وعدہ پورا کرنا	(ب) منافق کی	(ج) حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے	(د) 6 ہجری میں	(ہ) تین دن تک

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ ایفائے عہد کا مطلب ہے: وعدہ پورا کرنا۔ جس شخص کے ساتھ جو قول وقرار کیا جائے اور کسی کام کو کرنے کا جو وقت مقرر کیا جائے، اسے طے شدہ وقت پر پورا کیا جائے۔ یہ اہل ایمان کی صفات میں سے اہم صفت ہے۔

ب۔ ایفائے عہد کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم بندوں کا اللہ تعالیٰ سے وعدہ ہے اور دوسری قسم ایک انسان کا دوسرے انسان سے وعدہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے: اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ج۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کی قید سے بھاگ کر اسلامی لشکر میں اس وقت پہنچے جب ابھی معاہدے کی شرائط لکھی جارہی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور زخموں سے چور تھے۔

د۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

ہ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 55 سے دوسرا پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 56 سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب چہارم: اخلاق وآداب

(1) مشاورت کی اہمیت

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)مشورہ کرنا	(ب)امانت سے	(ج)خندق	(د)غلطی سے	(ہ)حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ مشاورت کے لفظی معنی ہیں: ایک دوسرے سے مشورہ کرنا۔ کسی کام کے بارے میں دوسروں کی رائے جاننا اور اس سے فائدہ اٹھانا مشاورت کرنا کہلاتا ہے۔

ب۔ قرآن مجید میں ہے: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔

ج۔ مشورہ دینا ایک امانت ہے۔ اس لیے مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ وہ امانت داری سے اور خلوص نیت سے مشورہ دے۔

د۔ زندگی کے ہر معاملے میں مشورہ لیا جاسکتا ہے۔

ہ۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مشورہ کر لیا کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 59 سے احکام وآداب پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 59 سے فوائد پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ نمبر 59 سے اسوہ حسنہ اور مشاورت پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

(ب) حفظِ قرآن مجید



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ
لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

(د) حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم

1۔ دی گئی احادیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

(صحیح بخاری:14، بحار الانوار، ج37، ص86)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ (صحیح بخاری:6094، شرح الکافی، ج1، ص:465)

ترجمہ: بلاشبہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوْكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ (صحیح مسلم :6501، بحار الانوار، ج 71، ص49)

ترجمہ :ایک شخص نے پوچھا:اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)!لوگوں میں سے (میری طرف سے) حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھارا باپ پھر جو تمھارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمھارا قریبی ہو۔ (اسی ترتیب سے آگے حق دار بنیں گے۔)

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ (صحیح مسلم :1523، الوافی، ج: 7)

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال اس بڑی جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی (شخص) کے دروازے پر بہتی ہو، وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

باب چہارم: اخلاق وآداب

(2)صبر و تحمل

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) برداشت کرنا	(ب) روشنی	(ج) پہاڑوں کا	(د) اطمینان سے	(ہ) ایک اللہ کی بندگی

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صبر کے لغوی معنی روکنا، برداشت کرنا اور تحمل کے معنی بردباری اور بوجھ کو برداشت کرنے کے ہیں۔ خوشی، غم، مصیبت اور پریشانی کے وقت خود پر قابو رکھنا اور مسائل میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے خالق و مالک پر مکمل بھروسا رکھنا صبر کہلاتا ہے۔ صبر اور تحمل ہم معنی الفاظ ہیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

ب۔ صبر و تحمل کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً کسی کی ناگوار بات کو برداشت کر کے اس سے نرمی سے پیش آنا، خوشی، غم، مصیبت اور پریشانی کے وقت اپنے اعصاب کو قابو میں رکھنا، مشکلات کی پرواہ نہ کرنا اور کسی کام کے لیے مناسب انتظار کرنا وغیرہ۔

ج۔ طائف والوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم پر انتہائی ظلم و ستم کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کا پورا جسم لہولہان ہو گیا۔ اس موقع پر حضرت جبریل علیہ السّلام پہاڑوں کے فرشتے کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور طائف کی بستی کو تباہ و برباد کرنے کی درخواست کی۔ لیکن نبی رحمت صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک ایسی نسل پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

د۔ اہل مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کی دعوت پر اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کے بدترین دشمن بن گئے۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو بہت تکالیف دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم قرآن مجید پڑھتے تو شور مچاتے۔ راستے سے گزرتے تو پتھر پھینکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم کو برا بھلا کہتے۔ ان تمام مظالم کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

ہ۔ قرآن مجید میں ہے: اے ایمان والو! صبر کرو اور (دشمن کے مقابلہ میں) ثابت قدم اور (سرحدوں کی حفاظت کے لیے) مستعد رہو اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ صفحہ نمبر 61-62 (صحیح مسلم: 7500) سے متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر 62 تا 63 (مثال نہیں ملتی) متن پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ج۔ صفحہ 63 سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1: روزمرہ زندگی میں چند ایسے مواقع کی فہرست بنائیں جہاں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

- چوٹ لگنے پر
- کسی اپنے کی وفات پر
- خوشی ملنے پر
- لمبی قطار میں کھڑے ہو کر انتظار کرتے ہوئے

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

- ساتھی یا کسی اپنے کے ناگوار رویے پر
- ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ یا ہسپتال وغیرہ میں اپنی باری کے انتظار کے وقت
- کسی بھیڑ یا ہجوم میں موجود ہوتے ہوئے
- کسی خواہش کے پورے نہ ہونے پر

(3)اسلامی آدابِ زندگی

(راستے، سفر اور عوامی مقامات کا استعمال)

1۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف)راستوں میں	(ب)صدقہ	(ج)لاالہ الااللہ کہنا	(د)امیر	(ہ)اجر وثواب کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔زندگی آسان ہو جاتی ہے اور انسان پریشانی سے بچ جاتا ہے۔

ب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر راستے میں بیٹھنے کی مجبوری ہے تو راستے کا حق بھی ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے پوچھا کہ راستے کا حق کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذا دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا۔

ج۔ گلی کے کونے پر کھڑا ہونا، ہوٹلوں اور دکانوں کے باہر کھڑا ہونا یا بیٹھنا، راستے میں گاڑی روک کر بات چیت کرنا یا کسی کا انتظار کرنا وغیرہ

د۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے سفر کی مکمل تیاری اور منصوبہ بندی کرنا ضروری ہے۔

ہ۔ دوران سفر ساتھیوں کو ایک دوسرے کی سہولت اور آرام کا ممکن حد تک خیال رکھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد از ضرورت زادِ راہ ہو تو اسے ان لوگوں کو دے جن کے پاس زادِ راہ نہیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ کتاب کے صفحہ 65تا66(صحیح بخاری: 2891)پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ صفحہ نمبر66سے آخری پیرا گراف پڑھیں اور اپنے الفاظ میں لکھیں۔

رہنمائے اساتذہ	سیریز	مضمون	جماعت
	سن سیریز	اسلامیات	ششم

سرگرمیاں برائے طلبہ

سرگرمی 1: اپنا جائزہ لیں اور فہرست مرتب کریں کہ آپ روزمرہ زندگی میں کون کون سے آداب زندگی پر عمل کرتے ہیں۔

- سونے جاگنے کے آداب
- کھانے پینے کے آداب
- لباس پہننے کے آداب
- مسجد میں آنے اور جانے کے آداب
- گفت گو کے آداب
- مجلس کے آداب
- بڑوں کے سامنے بیٹھنے کے آداب
- گھر اور اسکول میں آنے جانے کے آداب

(4) بُری عادات سے اجتناب

(چوری، غصب اور دھوکا دہی)

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جوابات:

(الف) چوری	(ب) ہاتھ کاٹنا	(ج) غصب	(د) بددیانت	(ہ) لقطہ

2۔ مختصر جواب دیں۔

جوابات:

الف۔ چوری کے لغوی معنی ہیں: کسی کی چیز کو خفیہ طریقے سے اٹھالینا۔ یعنی کسی کا مال یا کوئی چیز اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر چھپا کر اپنے قبضے میں لے لینا چوری کہلاتا ہے۔

ب۔ غصب کے معنی کسی چیز کو ظلم و زیادتی سے لے لینا ہے۔

ج۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جس میں امانت داری نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔

د۔ اور لقطہ کے معنی گری پڑی یا گم شدہ چیز کے ہیں۔ لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز قیمتی ہو تو اسے حفاظت کے ساتھ اٹھا کر اس کے مالک تک پہنچا دیا جائے۔ اگر مالک تک پہنچانے کی امید ختم ہو جائے تو وہ چیز یا اس کی قیمت کسی فقیر کو بطور صدقہ دے دی جائے۔ اگر وہ چیز معمولی ہو تو اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اس چیز کا مالک مل جائے تو اسے وہ چیز واپس کر دینی چاہیے۔